مفکر و دانش ور

عبدالوہاب نیازی ☆

سید عطاء اللہ بخاریؒ کا نام سامنے آتے ہی ہمیشہ عزم و ہمت اور جرات و استقامت اور راہِ خدا میں استقامت کا ایک ایسا پہاڑ نگاہ میں آجاتا ہے کہ آنکھیں عزت و احترام اور محبت میں جھک جاتی ہیں، اِس لیے کہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے برصغیر پاک و ہند کی سرزمین پر اَن مٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ اُن کی سحر بیانی کے تذکرے آج بھی دلوں کو گرمی اور حرارت پہنچاتے ہیں ...... اُن کے گھرانے پر اللہ تعالیٰ نے بہت فضل و کرم کیے ہیں۔

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے بیٹوں، پوتوں، نواسوں نے بھی اُن کے مشن اور جراتِ اظہار کا سلسلہ رکنے نہیں دیا بلکہ اِس کو مزید بڑھانے کی کوشش کی۔

سید ذوالکفل بخاریؒ بھی ایک ایسے ہی نواسے تھے جس نے اپنے نانا جان کی فکر اور نظریہ کو اپناتے ہوئے تعلیمی دنیا میں اپنا لوہا منوایا اور نونہالانِ پاکستان ہی نہیں نونہالانِ ملتِ اسلامیہ کے بچوں اور نوجوانوں کی فکری و نظریاتی آبیاری کی۔ چالیس سال کی مختصر عمر میں انھوں نے بڑا علمی و فکری سفر طے کیا جسے طے کرنے کے لیے لوگ کئی عشرے لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سید ذوالکفل بخاری کو زرخیز ذہن دیا تھا۔ اُن میں یہ خوبی بھی میں خصوصی طور پر نوٹ کی کہ وہ تمام طبقات زندگی میں روابط رکھتے تھے۔ حتیٰ کہ صرف دینی لوگ ہی نہیں بلکہ سیکولر، صحافی اور دانشور بھی ان کا احترام کرتے تھے کیونکہ شاہ صاحب مرحوم ان کے ساتھ رابطہ میں رہتے تھے۔ اپنی ادبی نشستوں میں تمام ادبی حلقوں کے لوگوں کو بلایا کرتے تھے۔ یہ خوبی آج ہمارے معاشرے سے ناپید ہوتی جارہی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ذوالکفل بخاری کا نام ذہن کی سکرین پر آتے ہی ایک ایسی معصوم، خوبصورت، نرم و گداز اور الھڑ جوانی سامنے آتی ہے جس نے بڑی مختصر زندگی میں اپنے آپ کو ایک مقصدیت فکری و نظریاتی سوچ سے وابستہ کیا اور پھر ہمیشہ اسی کے ساتھ وابستہ رہے۔

مجھے یاد ہے کہ جب ۱۹۹۶ء میں اسلامی جمعیت طلبہ کی ذمہ داری اور بعد ازاں زکریا یونیورسٹی میں ایم اے جرنلزم میں داخلہ کے دوران برادرم عمران ظہور غازی (سابق ناظم اسلامی جمعیت طلبہ ملتان ڈویژن) اور راقم اکثر و بیشتر جمعۃ المبارک کی نماز دارِ بنی ہاشم میں ادا کرتے اور اس وجہ سے محترم سید عطاء المحسن بخاریؒ، سید محمد کفیل بخاری اور سید ذوالکفل بخاری کے ساتھ نظریاتی اور برادرانہ اور دوستانہ تعلقات قائم ہوئے کہ الحمدللہ آج تک قائم و دائم ہیں۔

☆ سابق سیکرٹری اطلاعات جماعت اسلامی پنجاب

نمازِ جمعہ کے بعد عطاء المحسن بخاریؒ کی محفل جمتی۔ سوالات و جوابات ہوتے، چائے کا دور چلتا۔ ان دنوں سید ذوالکفل بخاری گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی میں انگلش پڑھاتے تھے۔ جمعیت ملتان کے ناظم کی حیثیت سے جب بھی ٹیکنالوجی کالج جانا ہوتا تو ذوالکفل شاہ صاحب سے ملاقات ضروری ہوتی۔ چائے بھی پلاتے اور جمعیت کے کام کی بہتری اور منظّم کرنے کے حوالے سے رہنمائی دیتے۔ مسائل و مشکلات سے نکلنے کے حوالے سے بھی راستے بجھاتے۔ ان کے ساتھ گپ شپ کرتے ہوئے، ڈسکشن کرتے ہوئے بہت مزہ آتا۔ شاہ صاحب بڑی مختصر اور جامع بات کرتے، کشادہ ذہن اور کھلے دل کے مالک تھے۔

ملتان کے قیام کے دوران (۱۹۹۶ء تا ۲۰۰۴ء) درجنوں مرتبہ ملاقاتیں ہوئیں۔ بہت ساری یادیں پردہ سکرین پر آرہی ہیں۔ اور آنکھوں میں نمی اترتی جاتی ہے۔ جب وہ سعودی عرب گئے تو پھر ان سے ملاقات تو نہ ہوسکی البتہ محترم سید کفیل بخاری صاحب اور برادرم محمد الیاس میراں پوری کے ذریعے ان کا حال احوال معلوم ہوتا رہتا۔

اور پھر وہ لمحہ آن پہنچا جس کا سامنا ہر ذی روح نے کرنا ہے۔ سید ذوالکفل بخاریؒ سعودی عرب میں ایک حادثہ میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔ یقین جانیے اس خبر نے مجھے صدمہ سے ہی نہیں بلکہ سکتہ کی حالت میں پہنچا دیا اور بے اختیار رونا آ گیا۔ میرے دل کی دنیا اور آنکھوں کے سمندر میں اُن کے لیے جو محبت کے جذبات تھے وہ آنسوؤں کی صورت میں ٹپک پڑے اور دل و دماغ کی سکرین بن کر ماضی کی یادیں دوڑنے لگیں۔ لیکن انسان کو اپنے رب کی رضا پر راضی رہنا پڑتا ہے۔ اِس لیے کہ رب کے اپنے فیصلے ہیں، اُس کی حکمتیں اور باریکیاں وہی جانتا ہے۔ انسان کی عقل اُن کا احاطہ نہیں کرسکتی۔

میری دعا ہے کہ اللہ رب العالمین سید محمد کفیل بخاری اور ان کے خاندان کو یہ بہت بڑا صدمہ سہنے کی ہمت اور توفیق دے اور ذوالکفل بخاری کے بچوں کو اپنے والد کا حقیقی جانشین بنائے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

سامنے عمر پڑی ہے شبِ تنہائی کی
وہ مجھے چھوڑ گیا شام سے پہلے پہلے